لباس
اور
اُسکے شرعی احکامات
http://salfibooks.blogspot.com

اپنے خاوند کی زبردست اطاعت گزار

اطاعت وفرمانبرداری میں اپنے خاوند کے لیے بہترین ضرب المثل بن جا، اسے اتنا خوش رکھ کہ تیرا دیوانہ بن جائے۔ اس کی طلب پر لبیک کہہ کر اس کی محبت کی چوٹی تک پہنچنے کی کوشش کر اور اس کی توقع سے بڑھ کر اس کی پسندیدہ چیز اس کے طلب کرنے سے پہلے مہیا کر دے۔

"كوني له أمة ، يكن لك عبدًا"

''تو اس کی لونڈی بن جا، وہ تیرا غلام بن جائے گا۔''

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾ [1]

''نیک اور اطاعت گزار عورتیں، غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والیاں جن کی حفاظت اللہ نے ان کے سپرد کی ہے۔''

قنوت کا معنی ہے اللہ رب العزت اور خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری، کیونکہ خاوند کی فرمانبرداری اللہ کی اطاعت ہی ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قانتات: اللہ تعالیٰ اور اپنے خاوندوں کی اطاعت گزار عورتیں۔'' [2]

خاوند کی اطاعت اللہ رب العزت کی قربت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ اور اجر وثواب کا عظیم کام ہے اور خاوند کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا گناہ اور سخت عذاب کا سبب ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی پر خاوند کے حق کو بہت عظیم قرار دیا ہے اور خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کی اہمیت اور اس کے وجوب ولزوم کو بیان کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لو صلح لبشر أن يسجد لله لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

---

[1] ٤/ النساء: ٣٤۔ [2] اسناده ضعيف، تفسير طبری، ٥/ ٥٩ ونسخه اخرى، ٦/ ٦٩٢ المثنی بن ابراہیم مجہول راوی ہے۔

من عظم حقه عليها والذى نفسى بيده لو كان من قدمه إلى مفرق راسه قرحة تنبجس بالقيح والصديد ثم استقبلته فلحسته ما ادت حقه)) [1]

''اگر انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ خاوند کا بیوی پر حق ہی بہت بڑا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر پاؤں سے لیکر سر کی مانگ تک خاوند کا زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو اور بیوی آگے بڑھ کر اور اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کر دے تو بھی خاوند کے حق سے بریٔ الذمہ نہیں ہو سکتی۔''

اور حصین بن محصن اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی ضرورت کی خاطر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب فارغ ہو گئیں تو آپ نے ان سے پوچھا:

"اَذاتِ زوج انتِ؟ قالت: نعم، قال: فكيف انت له، قالت ما آلوه الا ما عجزت عنه قال: انظرى اين انت منه فانما هو جنتك ونارك۔" [2]

''کیا تمہارا خاوند ہے؟''

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''تمہارا اس سے سلوک کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''میں انہیں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی، ہاں کسی معاملے میں میں بے بس ہو جاؤں تو الگ بات ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''خیال رکھنا کہ اس کی نگاہ میں تو کیسی ہے۔ وہی تمہاری جنت اور وہی تمہارے لیے آگ ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ۳/ ۱۵۸، ۱۵۹، رقم: ۱۲۶۱٤ خلف بن خلیفہ مختلط راوی ہیں۔ تنبیہ: ''اگر میں کسی کو اللہ کے سوا سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔'' یہ ثابت ہے۔ دیکھئے سنن ابن ماجہ (۱۸۵۳) ابن حبان (۱۲۹۰ وسندہ حسن)۔

[2] **حسن**، السنن الكبرىٰ للنسائى: ۸۹٦۷؛ السنن الكبرىٰ للبيهقى، ۷/ ۲۹۱؛ مسند احمد، ۳٤۱، رقم: ۱۹۰۰۳ وصححه الحاكم، ۲/ ۱۸۹۔

اسی طرح آپ ﷺ سے سوال ہوا کہ بہترین عورت کون سی ہے؟
آپ نے جواب دیا:

((التی تطیع إذا أمر، وتسر إذا نظر وتحفظهٗ فی نفسها ومالہ)) [1]

"وہ عورت جسے خاوند حکم دے تو فوراً اطاعت کرے، اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور اس کے لیے اپنے آپ کی، اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔"

الغرض عورت پر فرض ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ ہر حلال اور جائز معاملے میں خاوند کی اطاعت کرے۔ البتہ اگر خاوند اسے حرام کام کا کہے مثلاً حالتِ حیض میں یا فرضی روزہ کے دوران اس سے صحبت کرنا چاہے یا خیانت، چوری، زنا کاری وغیرہ کا مرتکب ہو۔ اللہ کی پناہ۔ یا اجنبیوں کے سامنے اس کا پردہ کھولے، یا نامحرموں کے ساتھ خلوت نشینی کا کہے وغیرہ......

تو اس صورت میں عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس حرام کام میں خاوند کی اطاعت کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے:

((لا طاعة فی معصیة اللہ، إنما الطاعة فی المعروف)) [2]

"اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت وفرمانبرداری صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔"

اور یہ بھی یاد رکھے کہ خاوند کی طرف سے اسے کتنی ہی تکلیف پہنچے، وہ صبر سے کام لے۔ اللہ کے دین میں اس کی خیر خواہی کی طالب رہے، اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے اور نہ ہی حرام کام کے علاوہ اس کی نافرمانی کرے۔

ہاں اگر دیکھے کہ اس کے ساتھ رہے گی تو اپنا دین محفوظ نہیں رکھ سکے گی تو اس صورت میں اس کے لیے جائز ہے کہ طلاق کا مطالبہ کر دے۔

---

[1] اسنادہ حسن، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب أي النساء خیر، رقم: ۳۲۳۳ والکبریٰ: ۸۹۱۲؛ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۷/ ۸۲؛ المستدرك للحاکم، ۲/ ۱۶۱، ۱۶۲۔

[2] صحیح بخاری، کتاب أخبار الآحاد، باب ماجاء فی إجازة خبر الواحد الصدوق......، رقم: ۷۲۵۷؛ صحیح مسلم: ۱۸۴۰ (۴۷۶۵)؛ سنن ابی داود: ۲۶۲۵۔

اپنے خاوند کی شکر گزار رہتی ہے، ناشکری نہیں کرتی

نیک خاتون کے ساتھ نیکی کی جائے تو وہ شکر گزار ہوتی ہے، احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتی ہے، کسی بھلائی اور خیر خواہی کی ناشکری یا انکار نہیں کرتی اور اللہ رب العزت کے اس فرمان پر عمل پیرا رہتی ہے۔

﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ [1]

"احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ نہیں۔"

اور رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر بھی عمل پیرا ہوتی ہے جو آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

((إياكن وكفر المنعمين)) فقلن يا رسول الله وما كفر المنعمين؟ قال: ((لعل إحداكن تطول أيمتها بين أبويها وتعنس فيرزقها الله عزوجل زوجًا ويرزقها منه مالاً وولدًا فتغضب الغضبة فتقول ما رأيت منه يومًا خيرًا قط)) [2]

"احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا۔ تو ہم (عورتوں) نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے ایک اپنے ماں باپ کے گھر میں لمبی عمر بن بیاہی بیٹھی رہتی اور کنواری ہی بوڑھی ہو جاتی، لیکن اللہ تعالیٰ اسے شوہر سے نوازتے ہیں اور اس کے ذریعے سے مال اور اولاد عطا فرماتے ہیں، پھر وہ کبھی غصے میں آتی ہے تو کہہ اٹھتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی اور سکھ نہیں پایا۔"

---

[1] ٥٥/ الرحمان: ٦٠۔ [2] اسنادہ حسن، مسند احمد، ٦/ ٤٥٢، رقم: ٢٧٥٦١؛ مسند حمیدی: ١/ ٣٥٨، رقم: ٣٧٠؛ مسند ابی یعلی: ٦٣٧٠، سفیان بن عیینہ نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔

اور آپ ﷺ نے خطبۂ کسوف میں فرمایا تھا:

((رایت اکثر اھلیھا ۔ای النار۔ النساء))

''میں نے دیکھا کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے۔''

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کی وجہ؟

آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اپنی ناشکری کی وجہ سے۔

لوگوں نے پوچھا: ''کیا یہ اللہ کی ناشکر گزار ہوتی ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((بكفر العشير وبكفر الإحسان لو أحسنت إلى إحداهن الدهر ثم رأت منك شيئاً قالت: ما رأيت منك خيراً قط)) [1]

''شریکِ حیات کی ناقدری اور اس کے احسان کی ناشکری کی وجہ سے، اگر تو کسی عورت کے ساتھ طویل زمانہ احسان کرتا رہے اور پھر کسی موقع پر وہ تجھ میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھ لے تو کہے گی: میں نے تو تجھ سے کبھی خیر نہیں پائی۔''

حدیث میں جو کفر کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد احسان ونعمت کا انکار، خاوند کی ناشکری اور اس نیکی کی ناقدری وناشکری ہے جو خاوند اس کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔

نیک خاتون اور اچھی بیوی:

وہ خوب اچھی طرح سے واقف ہوتی ہے کہ اس کے خاوند کو اس پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ اس لیے جب کبھی غصے میں ہوتی ہے تو اس کی نیکی اور اچھائی کی ناقدری اور اس کے احسان کا انکار نہیں کرتی، بلکہ غصہ پی جاتی ہے اور خاوند کے اس فعل سے درگزر کرتی ہے جسے یہ لغزش اور غلطی سمجھ رہی ہوتی ہے۔ شیطان کے شر، وسوسہ اور اپنے اور اپنے خاوند کے درمیان اس کے فساد ڈالنے سے اللہ کی پناہ طلب کرتی ہے۔ اللہ سے معافی مانگتی ہے، انا للہ پڑھتی ہے اور اپنے غصے کی آگ بجھانے کے لیے وضو کرتی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب کفر ان العشیر وکفر دون کفر، رقم: ۲۹، ۹۲؛ صحیح مسلم: ۹۰۷ (۲۱۰۹)؛ سنن ابی داود: ۱۱۸۹؛ سنن النسائی: ۱۴۹۲۔

اور جب اپنے خاوند کے احسان دیکھتی ہے تو اپنے قول، فعل اور حسنِ معاشرت کے ذریعے سے اس کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس)) [1]

''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔''

اور شکر گزاری کا سب سے زیادہ حقدار اچھا خاوند ہے، یہ سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ اچھائی، نیکی اور حسنِ معاملہ سے پیش آیا جائے اور اچھے لفظوں میں اس کا ذکر کیا جائے۔

آج کل کی طرح نہیں ہونا چاہیے کہ مسلم خواتین کی اکثریت اپنے خاوندوں کی جاہ وحشمت کا کوئی لحاظ نہیں رکھتیں، نہ ان کے کسی احسان کی شکر گزار ہوتی ہیں، نہ ان کے ساتھ حسنِ معاملہ سے پیش آتی ہیں، بلکہ آج کل خود خاوند کو کوشش کرنا پڑتی ہے کہ بیوی کی غلطی کے باوجود اسے خوش رکھے اور اس کے برے رویہ کے باوجود اس کا شکر گزار رہے۔

اے مسلمان بیویو! اللہ سے ڈرو، اللہ کا خوف کرو، اپنے شوہروں کے معاملے میں اللہ کا ڈر اپنے دلوں میں بٹھاؤ، وہ تمہیں جو حکم دیں اس کی تابعداری کرو اور گناہ کے علاوہ کبھی ان کی نافرمانی نہ کرو۔ تمہارا اپنے خاوندوں کے ساتھ طور طریقہ محبت ومودت اور قدر دانی کا ہونا چاہیے۔ تمہاری زبان سے یہ الفاظ جاری رہنے چاہییں:

"جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء واعانکم علی برنا، واعاننا علی طاعتکم"

''اللہ تمہیں ہماری طرف سے بہترین بدلہ دے، اور ہم سے نیکی وحسنِ سلوک پر تمہاری مدد کرے اور تمہاری اطاعت وفرمانبرداری پر ہماری مدد فرمائے۔''

---

[1] اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب فی شکر المعروف، رقم: ٤٨١١؛ سنن الترمذی: ١٩٥٤؛ ابن حبان: ٢٠٧٠۔

مسئلہ ۴۵ اپنی بیوی کو ایسی جگہ جانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے جہاں بے پردگی اور بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلاَ یُدْخِلْ حَلِیْلَتَہُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلاَ یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلاَ یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ یُدَارُ عَلَیْھِمُ الْخَمْرُ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1]

(حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خود بھی (بغیر ازار کے) حمام میں نہ جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے لوگوں کے ساتھ دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مختصر لباس کے علاوہ تنگ لباس، جس سے جسم کے تمام نشیب وفراز نمایاں ہوتے ہیں، بھی عریانی میں شمار ہوتا ہے اسی طرح ایسا باریک لباس جس سے جسم کا رنگ نظر آئے، بھی عریانی میں شمار ہوتا ہے ایسے تمام عریاں لباس مردوں کیلئے جنسی ہیجان کا باعث بنتے ہیں جو بلاآخر پورے معاشرے کو بے حیائی اور فحاشی میں مبتلا کر دیتے ہیں ......رسول اکرم ﷺ نے ایسے عریاں لباس پہننے والی عورتوں کے بارے میں سخت وعید ارشاد فرمائی ہے۔ارشاد مبارک ہے:''ایسی عورتیں قیامت کے روز جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی۔'' (مسلم) دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے:''ایسی عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔''(بخاری)

کسی زمانے میں عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش چلنے کا شوق تھا لیکن جب سے ترقی پسندی اور روشن خیالی کا غلبہ ہوا ہے تب سے مردوں پر عورتوں کے دوش بدوش چلنے کا جنون سوار ہو گیا ہے۔مختصر شرٹ اور پاؤں میں گھسٹتی ہوئی کھلے پائنچوں والی پینٹ (فلیپر) کا چلن اس قدر عام ہو گیا ہے کہ بے دین اور بے نماز طبقہ کی تو بات چھوڑ یئے دیندار اور نمازی طبقہ کو بھی شوق عریانی میں نہ تو مساجد کے تقدس کا لحاظ رہا ہے نہ ہی عبادت کے تقاضوں سے کوئی دلچسپی رہ گئی ہے رکوع وسجود میں ایسی شرمناک عریانی دیکھنے میں آتی ہے کہ دیکھنے والے نمازیوں کی نمازیں جو پہلے ہی خشوع وخضوع سے محروم ہوتی ہیں، محض ایک ایکسرسائز بن کے رہ جاتی ہیں لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی کسی کو روک ٹوک سکے یا کسی کو نصیحت کر سکے؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

مردوں میں عریانی کا ایک نیا انداز کچھ عرصہ سے دیکھنے میں آ رہا ہے بازوؤں کے بغیر بنیان یا مختصر شرٹ اور گھٹنوں تک نیکر اب عام استعمال کا لباس بنتا جا رہا ہے اسی لباس میں لوگ گھر سے باہر بازاروں، سپر مارکیٹوں اور پارکوں میں جاتے ہیں حتی کہ اسی لباس میں مساجد میں جا کر نمازیں تک ادا کرتے ہیں کیا ایسے لباس کو شائستہ، پروقار اور مہذب لباس قرار دیا جا سکتا ہے؟

⑧مزین اور منقش برقع:

حجاب کا حکم دیتے ہوئے اہل ایمان خواتین کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ: ''اور خواتین اپنی زینت کو (غیر محرم مردوں کے سامنے) ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اپنے آپ ظاہر ہو جائے۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 31)

زینت سے مراد ہر وہ چیز ہے جو انسان کی خوبصورتی اور حسن و جمال میں اضافہ کرے لہٰذا عورت کیلئے چہرے کا بناؤ سنگھار، زیورات، لباس، فیشن ایبل جوتے چاروں چیزیں زینت میں شامل ہیں۔ خواتین کو ساتر لباس کی شرط کے ساتھ رنگین، پھولدار، منقش، مشینی کڑھائی والے، ہاتھ کی کڑھائی والے، زری والے کام، گوٹی کناراوالے، سلمہ ستارے والے ریشمی، غیر ریشمی ہر طرح کے لباس پہننے کی اجازت ہے۔ بلاشبہ اچھا اور عمدہ لباس مرد کو بھی حسن و جمال عطا کرتا ہے لیکن عورت کو مرد کی نسبت کہیں زیادہ خوبصورتی، زینت اور حسن و جمال بخشتا ہے آج کل خواتین لباس کے ساتھ ساتھ جوتے بھی میچ کرتی ہیں اگر کسی عورت کے پاس درجن بھر لباس کے جوڑے ہیں تو درجن بھر جوتوں کے جوڑے بھی ہوں گے لباس کے ساتھ جوتے میچ کرنے کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ جوتے بھی عورت کے حسن و جمال اور خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں لہٰذا چہرے کا بناؤ سنگھار، زیورات (خواہ ہاتھ کے ہوں، پاؤں کے یا گلے کے) لباس اور جوتے تمام چیزیں زینت میں شامل ہیں لہٰذا آیت مبارکہ کے پہلے حصہ میں حکم یہ ہے کہ اس ساری زینت کو (سر سے لے کر پاؤں تک) چادر یا برقع سے چھپایا جائے۔

آیت مبارکہ کے دوسرے حصے میں اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ زینت جو بلا ارادہ اپنے آپ ظاہر ہو جائے اس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

اپنے آپ ظاہر ہونے والی زینت سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں بعض مفسرین کے اقوال حسب ذیل ہیں:

① ''مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' میں جس چیز کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے وہ اوپر کے کپڑے جیسے برقع یا لمبی چادر ہے جو

زینت کے کپڑوں کو چھپانے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ (معارف القرآن، از مفتی محمد شفیع جلد ششم، صفحہ 401)

② اپنے آپ ظاہر ہونے سے مراد وہ چادر ہے جو اوپر سے اوڑھی جاتی ہے کیونکہ اس کا چھپانا تو ممکن نہیں ہے اور عورت کے جسم پر ہونے کی وجہ سے بہر حال وہ بھی اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہے۔ اپنے آپ ظاہر ہونے والی زینت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ چادر ہوا سے اڑ جائے اور لباس یا زیور کی زینت ظاہر ہو جائے۔ (تفہیم القرآن، جلد سوم، صفحہ 285)

③ آپ سے آپ ظاہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر بڑی چادر یا برقع کسی وقت ہوا سے اڑ جائے یا غفلت یا کسی دوسرے اتفاق کی بناء پر عورت کی زینت یا اس کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (تیسیر القرآن، جلد سوم، صفحہ 260)

④ آپ سے آپ ظاہر ہو جائے سے مراد یہ ہے کہ چادر کے اٹھ جانے سے نیچے کی کوئی زینت کھل جائے۔ (اشرف الحواشی، صفحہ 422، حاشیہ نمبر 10)

پس آپ سے آپ ظاہر ہونے والی زینت سے مراد دراصل وہ سادہ سی لمبی چادر یا سادہ برقع ہے جو عورت زینت چھپانے کے لئے اپنے اوپر اوڑھتی ہے اور اس کے ساتھ خوبصورت فیشن ایبل جوتوں کو بھی شامل کر لیجئے۔

پس آیت کریمہ کے دونوں حصوں کا خلاصہ یہ ہے کہ عورت کو پر کشش اور دلکش بنانے والی تمام زینت ایک سادہ چادر اور برقع کے اندر چھپی رہنی چاہیئے تاکہ مردوں میں کسی قسم کا جنسی اشتعال یا ہیجان پیدا نہ ہو، گندے اور شیطانی خیالات کا غلبہ نہ ہونے پائے اور معاشرے میں کسی قسم کے بے راہ روی اور برائی جنم نہ لے سکے۔ البتہ سادہ چادر یا برقع بھی عورت کے اوپر ہونے کی وجہ سے ہے تو قابل زینت لیکن چونکہ اسے چھپانا ممکن نہیں ہے لہٰذا اس کے ظاہر ہونے پر مواخذہ نہیں۔

تلبیس ابلیس ملاحظہ ہو کہ وہی سادہ برقع جس کے ذریعہ زینت کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے اسی برقع کو سفید، رنگین یا سنہری دھاگوں، گوٹا کناری، سلمہ ستارہ یا سفید موتیوں کی کڑھائی وغیرہ سے اس قدر مزین اور پر کشش بنا دیا جاتا ہے کہ خواہی نخواہی مردوں کی نگاہوں کا مرکز بن جاتا ہے اور یوں نہ صرف برقع کا استعمال ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے بلکہ حجاب کے فتنوں میں ایک مزید فتنے کے اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

کتاب وسنت کی رو سے عورت کا گھر سے باہر نکلنے کے لئے حجاب کرنا واجب ہے، مستحب نہیں جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

① آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''میرے بعد مردوں کے لئے تمام فتنوں سے بڑھ کر فتنہ عورتوں کا ہے۔'' (بخاری)

غور فرمائیے! عورت کھلے چہرے کے ساتھ فتنہ ہے یا حجاب کے ساتھ۔ حجاب کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''اے نبی! مومن عورتوں سے کہو اپنے اوپر چادریں اوڑھ کر رکھیں اس طرح انہیں پہچان لیا جائے گا (کہ وہ عصمت وعفت کی علمبردار ہیں) اسلئے انہیں چھیڑا نہیں جائے گا۔'' (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 59) جس کا مطلب یہ ہے کہ حجاب کے بعد عورت مردوں کے لئے فتنہ نہیں رہتی مرد آگاہ ہو جاتے ہیں کہ یہ شریف زادیاں ہیں البتہ جو عورتیں بے حجاب گھروں سے باہر نکلتی ہیں انہیں مرد چھیڑتے ہیں اور ستاتے ہیں اس لئے کہ وہ مردوں کے لئے فتنہ بنتی ہیں۔ مردوں کے لئے فتنہ بننے والی عورت گناہگار کیوں نہیں ہوگی؟ یقیناً ہوگی اور مستوجب سزا بھی ہوگی۔

② آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''عورت کا سارا جسم ستر ہے۔'' (ترمذی) جسم میں چہرہ بھی شامل ہے لہٰذا عورت کا چہرہ بھی ستر ہے جس طرح باقی ستر کو ظاہر کرنے والی عورت گناہگار ہوگی اسی طرح چہرے کو عریاں کرنے والی عورت بھی یقیناً گناہگار ہوگی۔

③ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جب عورت (بے حجاب) گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے نمایاں (یعنی خوبصورت) کر کے دکھاتا ہے۔'' (ترمذی) لہٰذا جو عورت بے حجاب گھر سے باہر نکلے گی وہ مردوں کی نگاہوں کا مرکز بنے گی اور یوں مردوں کو دعوت گناہ دینے والی عورت گناہگار ہوگی؟

④ دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ بے حجاب عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ (ترمذی) کیا شیطان کا کردار ادا کرنے والی عورت گنہگار نہیں ہوگی یا مستوجب سزا نہیں ہوگی؟

⑤ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''غیر محرم (مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو) دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔'' (بخاری) اس زنا کا باعث بننے والی عورت کیسے گناہگار نہیں ہوگی؟ بلاشبہ غیر محرم عورت کو دیکھنے والا مرد بھی گناہگار ہوگا لیکن اس کے ساتھ ننگے چہرے کے ساتھ گھر سے باہر نکل کر غیر محرم مردوں کو دعوت گناہ دینے والی عورت بھی گناہگار ہوگی۔

مسئلہ 21 اپنی بیوی کو ایسی جگہ جانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے جہاں بے پردگی اور بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1]

(حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خود بھی (بغیر ازار کے) حمام میں نہ جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے لوگوں کے ساتھ دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(12) گھر سے باہر عورت کا سارا جسم، سر سے لے کر پاؤں تک ستر میں شامل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ ، فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین وجمیل) کر کے دکھاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم ث 936

(13) عورت کے پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((تُرْخِيْ شِبْرًا)) قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ((فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے ازار کی گفتگو کے دوران رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ''یا رسول اللہ ﷺ! عورت اپنا ازار کہاں تک لٹکائے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''(پنڈلی سے) ایک بالشت (تقریباً 25 سم) نیچے کرلے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''اس طرح تو اس کا ستر کھل جائے گا (یعنی کپڑا پاؤں کو نہیں ڈھانپے گا)'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر ایک ہاتھ (تقریباً 40 سم) تک نیچے کرلے لیکن اس سے زیادہ نہ کرے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[2] كتاب اللباس، باب في قدر الذيل (2/ 3466)

(13) ایسا لباس جس سے ستر قائم نہ رہ سکے، پہننا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبْسَتَيْنِ اَنْ يَحْتَبِىَ الرَّجُلُ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى اَحَدِ شِقَّيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے دو طرح کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ آدمی ایک چادر میں اس طرح گوٹھ مار کے بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر چادر نہ رہے اور دوسرا یہ کہ ایک ہی چادر کو اس طرح اپنے گرد لپیٹے کہ اس کی ایک جانب کھلی رہے (جس سے ستر کھلنے کا خدشہ ہو)۔

❶ کتاب اللباس ، باب الاحتباء فی ثوب واحد

(14) عریاں لباس (غیر ساتر، باریک، تنگ یا مختصر لباس) پہننے والی عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی اور جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَ اِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہوں گی ان کے سر (جوڑے کی وجہ سے) بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبے فاصلے سے آتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اِسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ یَقُوْلُ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ ؟ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ یُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت جاگے اور فرمایا ''لا الہ الا اللہ! آج رات کیسے کیسے فتنے نازل ہوئے اور اس کے خزانوں سے کیسی کیسی رحمتیں نازل ہوئیں؟ کون ہے جو ان حجروں میں سونے والی خواتین (یعنی امہات المومنین رضی اللہ عنہن) کو جگائے (تاکہ وہ اللہ کی رحمت سے اپنا حصہ پائیں) دنیا میں لباس پہننے والی عورتوں میں سے کتنی ایسی ہیں جو قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب اللباس ، باب النسآء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات

[2] کتاب اللباس ، ما کان النبی ﷺ یتجوز من اللباس والبسط

(15) لِبَاسُ التَّطْرِيْزِ

نقش ونگار والا لباس

نقش ونگار اور کڑھائی والا لباس پہننا مکروہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهُ ،لَهَا اَعْلَامٌ، فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ((اُذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے (دوران نماز) اس کے بیل بوٹوں پر نگاہ ڈالی، جب سلام پھیرا تو فرمایا "یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا اور اسی سے دوسری سادہ چادر لے آؤ۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے

وضاحت : یاد رہے ابوجہم نے وہ چادر آپ ﷺ کو تحفہ میں دی تھی۔

***

[1] كتاب اللباس ، باب الاكسية والخمائص

(16) اَللِّبَاسُ الْاَدْنٰی

موٹا جھوٹا لباس

صوف کا لباس پہننا انبیاء کی سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَلْبَسُوا الصُّوْفَ وَيَحْتَلِبُوْا الْغَنَمَ وَيَرْكَبُوا الْحُمُرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام صوف (اونی کپڑا) کا لباس پہننا، بکریوں کا دودھ دوہنا اور گدھے پر سوار ہونا پسند فرماتے تھے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

سادہ لباس اور سادہ رہن سہن ایمان کی علامت ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”خبردار سنو، خبردار سنو، سادہ زندگی بسر کرنا ایمان کی علامت ہے، سادہ زندگی بسر کرنا ایمان کی علامت ہے۔“ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِیْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ ، فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قُبِضَ فِیْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❸ (صحیح)

---

❶ تحقیق ابو عبد الله عبد السلام بن محمد بن عمر علوش ، رقم الحدیث 7465

❷ كتاب الترجل باب النهی عن كثير من الارفاه (3507/2)

❸ كتاب اللباس ، باب لباس الغليظ (3405/2)

(17) فیشن کے طور پر اونچی ایڑی کا جوتا پہننا یہودیوں کی اتباع ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((کَانَتْ اِمْرَاَۃٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَصِیْرَۃٌ تَمْشِیْ مَعَ اِمْرَاَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْہُ مِسْکًا وَھُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ فَمَرَّتْ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ فَلَمْ یَعْرِفُوْھَا فَقَالَتْ بِیَدِھَا ھٰکَذَا)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''بنی اسرائیل میں ایک چھوٹے قد کی عورت تھی جو اپنی دو لمبی سہیلیوں کے ساتھ چلتی تھی چنانچہ اس نے (اونچی) لکڑی کی دو جوتیاں بنوائیں (تاکہ اپنی سہیلیوں کے برابر نظر آئے) اور ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی خولدار بند ہونے والی اور اس میں مسک بھر دی جو بہت عمدہ خوشبو ہے (اونچی ایڑی کی جوتیاں پہن کر) جب یہ اپنی دونوں سہیلیوں کے درمیان چلی تو لوگ اسے پہچان نہ سکے اور اس عورت نے (اس خوشی میں) اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

خوبصورتی کے لئے چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی دونوں ملعون ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمتنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جسم گدنے والیاں، گدوانے والیاں، چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں اور اکھڑوانے والیاں اور دانتوں کو کھلا کرنے والیاں خوبصورتی کے لئے، ان

---

[1] کتاب الالفاظ من الادب ، باب استعمال المسک وانہ اطیب الطیب

[2] کتاب اللباس والزینۃ، باب لعن الواشماتو المستوشمات ...... المغیرات خلق اللہ

(17) اَللِّبَاسُ التَّقْوٰی

تقویٰ کا لباس

لباس مکمل ساتر ہونا چاہئے۔
اہل ایمان کو دیگر معاملات کی طرح لباس کے معاملے میں بھی تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہے۔

﴿ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ۝﴾ (26:7)

''اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے تا کہ تمہارے جسم کے قابل ستر حصوں کو ڈھانپے اور تمہارے لئے زینت کا باعث بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے جو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 26)

وضاحت : آیت میں تقویٰ کا لباس سے مراد عملی زندگی میں پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

لباس ہر طرح کی میل کچیل، ریا، شہرت، تکبر، عریانی، جاندار اشیاء کی تصاویر اور غیر مسلم اقوام کی مشابہت سے پاک صاف ہونا چاہئے۔

﴿ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ۝﴾ (74:4)

''اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔'' (سورۃ المدثر، آیت نمبر 4)

لباس شائستہ اور خوشنما ہونا چاہئے۔

﴿ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۝﴾ (7:31)

"اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو، کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔" (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 31)

لباس دیدہ زیب اور پروقار ہونا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ●

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

لباس کا رنگ سفید ہونا چاہئے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِلْبَسُوْا ثِيَابَ الْبَيَاضِ ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ● (صحیح)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سفید کپڑے پہنو، سفید کپڑے پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

لباس خوشبودار ہونا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : صَبَغْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا ، فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ● (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک سیاہ چادر تیار کی، آپ ﷺ نے وہ پہنی لیکن جب آپ ﷺ کو پسینہ آیا اور اس چادر سے صوف کی بو آنے لگی تو آپ ﷺ نے اتار دی۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

لباس حرام مال کی آمیزش سے پاک ہونا چاہئے۔

● کتاب الایمان ، باب تحریم الکبر وبیانه
● کتاب اللباس، باب البیاض من الثیاب (2870/2)
● کتاب اللباس ، باب فی السواد (3435/2)

مَلابِسُ الرِّجَالِ

مَردوں کا لباس

مرد کے لباس میں قمیص اور پگڑی (یا ٹوپی)، تہبند (یا شلوار) اور جوتے شامل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لاَ يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! مُحرِم کون سے کپڑے پہنے؟'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قمیص، پگڑیاں، پاجامے، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو۔ ہاں، اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دوران نماز کندھوں کا ڈھانپنا ضروری ہے۔

عن ابی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لاَ يُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰی عَاتِقَيْهِ شَیْءٌ .)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب اللباس ، باب البرانس

[2] کتاب الصلاۃ ، اذا صلی فی الثوب الواحد فلیجعل علی عاتقیه

اگر کسی وقت پگڑی یا ٹوپی میسر نہ ہو تو اس کے بغیر ادا کی گئی نماز درست ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ سَائِلاً، سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عمرہ یا حج کے لئے مرد کا لباس دو اَن سلی چادروں اور جوتوں پر مشتمل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ حَدِیْثٍ لَهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((وَلْیُحْرِمْ اَحَدُكُمْ فِیْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ وَنَعْلَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْعَقِبَیْنِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تمہیں تہہ بند، چادر اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہئے اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لو۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

***

---

[1] کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد

[2] منتقی الاخبار، کتاب الحج باب ما یصنع من اراد الاحرام

(21) مَلَابِسُ النِّسَاءِ

عورتوں کا لباس

گھر کے اندر عورتوں کو موٹے کپڑے سے اپنا سر، سینہ اور کمر ڈھانک کر رکھنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ أَكْنَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1] **(صحيح)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان عورتوں پر جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ (ترجمہ: عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دامن پر اپنی چادریں لپیٹ کر رکھیں۔ سورۃ النور، آیت نمبر 31) تو انہوں نے موٹے کپڑوں کے پردے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں اور حکم پر عمل کیا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ہمارے ہاں رائج باریک کپڑے کا دوپٹہ شرعی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بھانجی کے سر پر باریک دوپٹہ دیکھا تو اسے اتار کر پھاڑ دیا اور اسے موٹے کپڑے کا دوپٹہ بنا کر دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 34 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

گھر کے اندر ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ عورت کا سارا جسم ستر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] کتاب اللباس ، باب فی قولہ تعالیٰ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن (3457/2)

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 25 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

عورت کو نماز کے لئے تین کپڑے پہننے چاہئیں۔ قمیص، ازار اور اوڑھنی۔

نماز میں عورت کے پاؤں بھی لمبی قمیص یا ازار سے ڈھکے ہونے چاہئیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ أَتُصَلِّی الْمَرْأَةُ فِیْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَیْسَ عَلَیْهَا اِزَارٍ؟ قَالَ ((اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا یُغَطِّیْ ظُهُوْرَ قَدَمَیْهَا.)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ●

(سنده قوی جید)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ "عورت ازار کے بغیر کرتے اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر کرتا لمبا ہو جس سے عورت کے قدموں کی پشت ڈھک جائے تو جائز ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَأَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ مَا ذَا تُصَلِّیْ فِیْهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّیَابِ؟ فَقَالَتْ : تُصَلِّیْ فِی الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ اِذَا غَیَّبَ ظُهُوْرَ قَدَمَیْهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ ●

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا "عورت کو کتنے کپڑوں میں نماز پڑھنی چاہئے؟" حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "اوڑھنی اور لمبے کرتے میں بشرطیکہ کرتا پاؤں کی پشت ڈھانپ لے۔" اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

نماز کے لئے عورت کا اپنے سر کو موٹے کپڑے سے ڈھانپنا واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ.)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ● (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "بالغ عورت کی نماز چادر کے بغیر

● 256/1 مطبوعه دار المعرفه بیروت ، تحقیق ابو عبد الله عبد السلام بن محمد بن عمر علوش

● كتاب الصلاة ابواب الصلاة الجماعة، باب الرخصة فی صلاة المراة فی الدرع والخمار

● كتاب الصلاة ، باب المراة تصلی بغیر خمار (596/1)

نہیں ہوتی۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے عمرہ یا حج کے لئے بھی عورت کا لباس وہی ہے جو نماز کے لئے ہے۔

عورت کے پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 27 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

گھر میں عورت کا ازار بالشت بھر اور گھر سے باہر ہاتھ بھر پنڈلی سے نیچے ہونا چاہئے جس سے اس کے پاؤں کی پشت ڈھکی رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ ((شِبْرًا)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذًا تَخْرُجَ سُوْقُهُنَّ قَالَ ((فَذِرَاعٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ازار کے بارے میں ارشاد فرمایا ''ایک بالشت بھر (پنڈلی سے) نیچے ہونا چاہئے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''جب عورتیں بازار جائیں تو پھر کتنا لمبا ہونا چاہئے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاتھ بھر۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

[1] کتاب اللباس ، باب ذیل المرأة کم یکون (2884/2)

بَیَانُ الْحِجَابِ

حجاب کا بیان

گھر سے باہر نکلتے ہوئے عورت کے لئے اپنے سینے اور چہرے کو چھپانا (حجاب) واجب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ خَرَجَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ كَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَكْسِیَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ (ترجمہ: عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر ڈال لیں۔سورۃ احزاب، آیت نمبر 59) نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں گھروں سے اس طرح پردہ کر کے نکلیں گویا ان کے سروں پر (کالی اوڑھنیوں کی وجہ سے) کالے کوے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَمَرَ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ فِیْ حَاجَةٍ اَنْ یُغَطِّیْنَ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِنَّ بِالْجَلَابِیْبِ وَیُبْدِیْنَ عَیْنًا وَاحِدَةً. ذَكَرَهُ ابن كَثِیْر[2]

حضرت علی بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی ضرورت کے لئے نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر سے اوڑھنیوں کے ساتھ اپنے چہرے ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ (راستہ دیکھنے کے لئے) کھلی رکھیں۔ (ابن کثیر)

---

[1] كتاب اللباس ، باب فی قوله تعالیٰ ﴿یدنین علیهن من جلابیبهن﴾ (3456/2)

[2] 684/3 مطبوعه دار الفیحاء و دار السلام الریاض

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَأَلْتُ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾ فَغَطّٰى وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَابْرَزَ عَيْنَهُ الْيُسْرٰى. ذَكَرَهُ ابن كثير●

حضرت محمد بن سرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے ﴿ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾ تو عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر اور چہرہ ڈھانپ لیا اور صرف بائیں آنکھ ننگی رکھی۔ (ابن کثیر)

| حجاب کے لئے استعمال ہونے والی چادر یا برقع ہر طرح کی زیب و زینت یا آرائش سے مکمل طور پر پاک ہونا چاہئے۔

﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (24:31)

''عورتیں اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو از خود ظاہر ہو جائے۔'' (سورۃ النور، آیت نمبر 31)

وضاحت : ① از خود ظاہر ہونے سے مراد حجاب کے لئے استعمال ہونے والی سادہ چادر یا برقع ہے۔
② مردوں کے لئے عورت کی ہر چیز میں کشش ہے خواہ وہ حجاب کی چادر ہو یا برقع ہو یا جوتے ہوں لہٰذا انہیں مزید بناؤ سنگھار کر کے پر کشش بنانے سے روکا گیا ہے۔

عورت کو ایسی حرکات و سکنات کرنا منع ہیں جن سے غیر محرم مردوں کو ان کی مخفی زینت کا پتہ چلے۔

گھر سے نکلتے ہوئے عورت کے پاؤں مکمل طور پر ڈھکے ہونے چاہئیں۔

﴿ وَلَا يَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ﴾ (24:31)

''عورتیں زمین پر اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں تا کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا دوسروں کو علم ہو۔'' (سورۃ النور، آیت نمبر 31)

(26)

بَــيَـانُ الْقَـــمِـيْـصِ

قمیص کا بیان

قمیص پہننا مستحب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْقَمِیْصُ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں میں سے قمیص پہننا زیادہ پسند تھا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

قمیص کا دایاں بازو پہلے پہننا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِیْصًا بَدَاَ بِمَیَامِنِہٖ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قمیص ٹخنوں سے نیچے تک رکھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر175 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔② یاد رہے ہمارے ہندو پاک میں ٹخنوں سے نیچے تک لمبی قمیص سلوانے کا رواج نہیں ہے لیکن عرب لوگ اب بھی لمبی قمیص جسے وہ ''ثوب'' کہتے ہیں، بہت سے لوگ ٹخنوں سے اونچی اور بعض نصف پنڈلی تک سلواتے ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی ہوتی ہے۔

---

[1] کتاب اللباس ، باب ما جاء فی القمیص(3396/2)

[2] ابواب اللباس ، باب ما جاء فی القمص (1445/2)

بَیَانُ الْجُبَّةَ

جبہ کا بیان

سردیوں میں قمیص اور ازار کے اوپر آپ ﷺ نے اونی جبہ بھی استعمال فرمایا ہے۔

عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَةٌ ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ ، فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ ، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ایک سفر کے دوران) نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے واپس تشریف لائے تو میں نے پانی حاضر کیا۔آپ ﷺ ایک شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے (وضو کے لئے) کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرہ مبارک دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں اس لئے آپ ﷺ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکالے انہیں دھویا اور پھر سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سردیوں میں استعمال ہونے والے لمبے اوور کوٹ کو جبہ کہتے ہیں۔آج بھی عرب لوگ اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کی جگہ شیروانی یا اوور کوٹ استعمال ہوتا ہے۔

[1] کتاب اللباس، باب من لبس جبه ضیقه الکمین فی السفر

(27) ازار نصف پنڈلی تک پہننا افضل ہے، ٹخنوں سے اوپر تک پہننے میں رخصت ہے، ٹخنوں سے نیچے پہننے والے کے لئے آگ ہے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﷺ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ ﷺ عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ : عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ، اَوْلَا جُنَاحَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ ، مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت علاء بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے بارے میں سوال کیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو نے واقعی عالم سے مسئلہ پوچھا ہے (سنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ارشاد فرمایا ہے "مسلمانوں کا ازار آدھی پنڈلی تک ہے اور اگر پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن ٹخنوں سے جو نیچے ہوگا وہ آگ میں جائے گا۔ جس نے اپنا ازار تکبر کی وجہ سے لٹکایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔" اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہوا ازار اپنے پہننے والے سمیت آگ میں جائے گا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

[2] کتاب اللباس ، باب فی قدر موضع الازار (3449/2)

[3] کتاب اللباس ، باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار

(28) ازار نصف پنڈلی تک پہننا افضل ہے، ٹخنوں سے اوپر تک پہننے میں رخصت ہے، ٹخنوں سے نیچے پہننے والے کے لئے آگ ہے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﷺ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الخُدْرِيَّ ﷺ عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ : عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ، اَوْلَا جُنَاحَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ ، مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ● (صحيح)

حضرت علاء بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے بارے میں سوال کیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو نے واقعی عالم سے مسئلہ پوچھا ہے (سنو) رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا ہے "مسلمانوں کا ازار آدھی پنڈلی تک ہے اور اگر پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن ٹخنوں سے جو نیچے ہوگا وہ آگ میں جائے گا۔ جس نے اپنا ازار تکبر کی وجہ سے لٹکایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔" اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہوا ازار اپنے پہننے والے سمیت آگ میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ●

● كتاب اللباس ، باب فى قدر موضع الازار (3449/2)

● كتاب اللباس ، باب ما اسفل من الكعبين فهو فى النار

بَیَانُ الْعَمَامَۃِ

پگڑی کا بیان

عہد نبوی ﷺ میں پگڑی یا ٹوپی پہننے کا عام رواج تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ؟ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ)). رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! مُحرم کون سا لباس پہنے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "قمیص، پگڑی، پائجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَسْدِلُ عِمَامَتَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ ، قَالَ : عُبَیْدُ اللّٰہِ ﷺ رَاَیْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[2]

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی پگڑی کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان (پچھلی جانب) لٹکا لیتے۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قاسم اور سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ بھی اپنی پگڑی اسی طرح باندھتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

روزمرہ زندگی میں ٹوپی یا پگڑی آپ ﷺ کے لباس مبارک کا حصہ تھی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْہِ ﷺ قَالَ : رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِہٖ

[1] کتاب اللباس ، باب البرانس

[2] کتاب اللباس، باب سدل العمامۃ بین الکتفین (1419/2)